دوسری گول میز کانفرنس پہ روانگی سے قبل

علامہ اقبال کا بمبئی کرانیکل کے نمائندے

کو دیا گیا انٹرویو۔ اصل متن اور ترجمہ کے ساتھ

بشمول روزنامہ انقلاب میں شائع ہونے والا ترجمہ

ترتیب وترجمہ: محمد مشہود قاسمی

A project of
https://murasla.pk

دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ ملنے پہ انگلستان روانگی کی غرض سے علامہ اقبال 10 ستمبر 1931ء کو لاہور سے بمبئی پہنچے۔ 12 ستمبر کو پانی کے جہاز سے روانگی سے قبل انہوں نے بمبئی کرانیکل کے نمائندے کو ایک انٹرویو دیا۔ تحقیقی کام خاصہ مشکل طلب ہوتا ہے، بعض اوقات متن میسر آجاتا ہے مگر اس کے ماخذ کا حوالہ نہیں مل رہا ہوتا، پھر کبھی حوالہ مل جاتا ہے مگر اصل متن کی تلاش ہوتی ہے تو وہ دستیاب نہیں ہوتا۔

ایسا ہی کچھ علامہ اقبال کے ایک انٹرویو کی تلاش میں ہوا۔ کچھ جگہوں پہ انٹرویو کا متن ملا مگر تصدیق کیلئے حوالے نامکمل تھے، ان کی روانگی کی تاریخ کا علم ہونے کی وجہ سے آگے پیچھے کی تاریخوں کے شمارہ جات کی تلاش شروع ہوئی۔ میرا اندازہ تھا کہ یہ 13 ستمبر کے شمارے میں ہونا چاہیئے۔ 10 سے 12 ستمبر کے شمارے مل گئے اور 14 ستمبر اور آگے کے شمارے بھی مل گئے، نہیں ملا تو 13 ستمبر 1931ء کا شمارہ نہیں ملا۔ ہاں یہ ہے کہ اس تلاش سے علم ہوا کہ روزنامہ انقلاب کے 9 اکتوبر 1931ء کے شمارے میں اس انٹرویو کا ترجمہ شائع ہوا تھا۔ انگریزی متن میرے پاس تھا اور اس کا ترجمہ میں نے خود لکھنا شروع کر دیا تھا۔ مگر ایک قابلِ اعتبار حوالہ درکار تھا۔ انقلاب کی تاریخِ اشاعت کا علم ہونے پہ فوری طور پہ برادرِ محترم امجد سلیم علوی صاحب سے رابطہ کیا- وہ ایک بے غرض رضاکار ہیں جو ہمیشہ معاونت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی پٹاری سے تھوڑی ہی دیر میں مجھے اس کا عکس فراہم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ امجد بھائی کو صحت و سلامتی عطا کرے۔ اس تلاش کے نتیجے میں جناب حمزہ فاروقی کے سفر نامۂ اقبال اور جناب جاوید اقبال صاحب کی زندہ رود میں بھی اس کے ترجمے کا علم ہوا، تاہم چونکہ میں ترجمہ کا کام شروع کر چکا تھا اس لئے روزنامہ انقلاب کے عکس کے ساتھ اپنا ترجمہ اور انگریزی متن حاضرِ خدمت ہے۔ یہ ایک اہم انٹرویو ہے اور اقبالیات سے لگاؤ رکھنے والوں کیلئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہے۔ بمبئی کرانیکل کا درکار شمارہ نہ ملنے کا افسوس برقرار ہے۔

علامہ اقبال کا انٹرویو

غیر مسلم کے بارے میں رائے

س- غیر مسلموں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج-"مجھے دنیا میں کسی بھی برادری یا قوم سے کوئی تعصب نہیں ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اسلام اپنی قدیم سادگی کی طرف لوٹ آئے۔ میری خواہش ہے کہ ہندوستانی سکون سے زندگی گزاریں اور اور مجھے یقین ہے کہ ہر برادری اپنی ثقافت اور انفرادیت بر قرار رکھتے ہوئے ایسا کر سکتی ہے۔"

پان اسلامیت

س- آپ کا پان اسلام ازم کا کیا تصور ہے؟

ج-"پان اسلامزم کی اصطلاح دو معنوں میں استعمال ہوئی ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں، اس کا خدوخال ایک فرانسیسی صحافی نے تیار کیا تھا اور جن معنوں میں انہوں نے اس اصطلاح کو استعمال کیا تھا، سوائے اس کے اپنے تخیل کے، پان اسلام پسندی کا ایسا کوئی وجود نہیں تھا۔ میرے خیال میں فرانسیسی صحافی کا مقصد اسے ایک خطرے کی شکل میں پیش کرنا تھا، جیسا کہ انہوں نے پوری دنیا میں اسلام کے وجود کو سمجھا ہے۔ اسلامی ممالک میں یورپی جارحیت کا جواز پیش کرنے کے لئے اس جملے کو "Yellow Peril" یا "زرد خطرہ" کی اصطلاح کے فیشن کے بعد ایجاد کیا گیا تھا۔

بعد میں، میں سمجھتا ہوں کہ پان اسلام ازم کی اصطلاح کو ایک طرح کی سازش کے معنی میں لیا گیا تھا جس کا مرکز قسطنطنیہ میں تھا۔ یہ سمجھا جاتا تھا کہ پوری دنیا کے مسلمان یورپی ریاستوں کے خلاف اتحاد کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں کیمبرج یونیورسٹی کے آنجہانی پروفیسر براؤن نے حتمی طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ پان اسلام ازم اس لحاظ سے کبھی بھی قسطنطنیہ یا کسی اور جگہ موجود نہیں تھا۔

تاہم، یہاں ایک سوچ موجود ہے جس کے مطابق جمال الدین افغانی نے اسے استعمال کیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے یہ اصطلاح استعمال کی تھی، لیکن انہوں نے حقیقت میں افغانستان، فارس اور ترکی کو مشورہ دیا تھا کہ وہ یورپ کی جارحیت کے خلاف متحد ہوں۔ یہ خالصتاً ایک دفاعی اقدام تھا، اور میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ جمال الدین اپنے نظریئے کے اعتبار سے بالکل درست تھے۔

لیکن ایک اور معنویت بھی ہے جس میں یہ لفظ استعمال کیا جانا چاہئے اور اس میں قرآن کی تعلیم بھی شامل ہے۔ اس لحاظ سے یہ کوئی سیاسی منصوبہ نہیں بلکہ معاشرتی تجربہ ہے۔ اسلام ذات، نسل یا رنگ کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔ درحقیقت اسلام زندگی کا واحد نظریہ ہے جس نے واقعی، کم از کم مسلم دنیا میں رنگ کے امتیاز کو ختم کیا ہے، ایک ایسا سوال جسے جدید یورپی تہذیب، سائنس اور فلسفے میں اپنی تمام تر کامیابیوں کے باوجود حل نہیں کر سکی ہے۔ لہٰذا ان معنوں میں پان اسلام ازم کی تشریح ہمارے نبی نے کی تھی اور یہ دائمی ہے۔ اس اعتبار سے پان اسلام ازم صرف پان ہیومن ازم (اتحادِ انسانی) ہے۔ اور یوں ہر مسلمان پان اسلامسٹ ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے۔ درحقیقت پان (اتحاد) کو جملے سے خارج ہونا چاہئے، کیونکہ اسلام ایک ایسی اصطلاح ہے جو ان معنوں میں پوری اترتی ہے جن کا میں نے اظہار کیا ہے۔"

سامراجیت

س: کیا آپ برطانوی سامراج (شہنشاہیت) کو خدا کی دین (عطیہ خداوندی) مانتے ہیں؟

ج-"استحصال میں مصروف تمام ریاستیں اس سے انحراف کی مرتکب ہیں۔"

بالشیوازم

س... کیا آپ نے ایک بار سر فرانسیس ینگ ہسبینڈ کو لکھے خط میں اپنے اس بیان کی پیروی کی ہے کہ "اسلام خدا کو مانتے ہوئے بالشویزم ہے؟" (اگر تصورِ خدا اشتمالیت میں شامل کر دیا جائے تو وہ اسلام ہو گا)

ج-"اسلام ایک سوشلسٹ مذہب ہے۔ قرآن مطلق سوشلزم (کامل اشتراکیت) اور نجی املاک کے مابین تعلق کی ترجمانی کرتا ہے۔ روس نے ہنر مند مزدور کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔

ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ دور جدید کا ضمیر اس عنصر میں بنیادی تبدیلیاں لائے گا جس کو آپ سامراج اور بولشیوازم (ملوکیت اور اشتمالیت) کہتے ہیں۔ علاقائی سلطنتوں کے دن ختم ہو چکے ہیں اور بالشیوازم، مطلق سوشلزم کے معنی میں، پہلے ہی مراجعت کر چکا ہے۔ روس اور برطانیہ کے معاشی نقطہ نظر میں بنیادی اختلاف کی وجہ سے، ٹکراؤ کا امکان موجود ہے۔ اس معاملے میں یہ بات عیاں ہے کہ تمام حق پرست افراد کی ہمدردیاں انصاف کے شانہ بشانہ ہوں گی۔"

(اس نکتے پر کچھ اور سوالات نے یہ معلومات فراہم کیں کہ شاعر کے خیالات اس موضوع پر بنیاد پرست نظریات رکھتے ہیں جو مسلمانوں کے ذریعہ تبلیغ اور عملاً نجی ملکیت کے موجودہ تصور سے بالکل مختلف ہیں۔ وہ ایک نکتے پر بہت واضح اور غیر متزلزل تھے جو یہ تھا کہ "قرآنی تعلیم، زمین کو نجی ملکیت کے طور پر رکھنے کے خلاف ہے۔")

"جہاں تک میں نے اخبارات سے سمجھنے کی کوشش کی ہے، روسیوں نے انسانی معاشرے کی اساس کے طور پر خدا کے تصور کو مسترد کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر یہ نظریہ آج بھی روس میں موجود ہے تو، مجھے شک ہے کہ آیا اس کا وجود برقرار رہے گا یا نہیں۔ خالص مادیت اپنی ابتدائی شکل میں انسانی معاشرے کی بنیاد کے طور پر کام نہیں کر سکتی ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے، روسی حقیقتاً مذہبی لوگ ہیں۔"

سیاست دان کی حیثیت سے اقبال پر تنقید

س۔ نمائندے نے شاعر (اقبال) سے پوچھا کہ، ان کو ان کے پر خلوص اور نیک نیت نقادوں کو کیا جواب دینا ہے جو ان کی موجودہ روش پر شرمندگی محسوس کرتے ہیں، کیوں کہ یہ ان کی شاعری کی تعلیمات سے متصادم ہے۔ نمائندے نے شاعر کو مزید کہا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اقبال کی سیاست انکی شاعری پر حاوی ہو گئی ہے۔

ج۔ انہوں نے جواب دیا: "یہ میرے تنقید کرنے والوں کا اختیار ہے کہ وہ فیصلہ کریں۔ لیکن انہیں میری تحریروں کی بنیاد پر ایسا کرنا چاہئے، مگر مجھے خدشہ ہے کہ ان میں سے کچھ پڑھنے یا سمجھنے کی زحمت کئے بغیر ایسا کرتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ قومیت کے بارے میں میرے خیالات میں ایک قطعی تغیر آچکا

ہے۔ میں کالج کے دنوں میں ایک پُرجوش قوم پرست تھا جو میں اب نہیں ہوں۔ یہ تبدیلی بالغ نظری کی وجہ سے آئی ہے۔ بدقسمتی ہے کہ میری بعد کی تحریریں سب فارسی میں ہیں جو اس ملک میں بہت کم سمجھی جاتی ہے۔“

تصورِ حکمرانی

س۔ کیا آپ شاہی اقتدار کے تسلسل کے حق میں ہیں؟

ج۔” میں شاہی اقتدار کے تسلسل کے حق میں نہیں ہوں۔ لیکن میں دل سے جمہوریت کا قائل بھی نہیں ہوں۔ میں جمہوریت کو برداشت کرتا ہوں کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور متبادل نہیں ہے۔“

ذاتی رجحانات وترجیحات

س... کیا آپ نہیں سمجھتے کہ بجائے سیاست دان آپ بطور ایک شاعر ملک کے لئے زیادہ کارآمد ہوتے؟

ج-شاعر نے جواب دیا کہ اس نے ادبی کاموں میں دلچسپی لینا نہیں چھوڑا ہے۔ دراصل یہ اب بھی اس کا اصل کام ہے۔ انہوں نے اپنی تازہ ترین اشاعت ”تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ“ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انگلینڈ سے واپسی پر ان کا ارادہ تھا کہ اس سے متعلقہ موضوعات پر مزید لکھیں۔

س: آپ نے انجمنوں اور جمیت الا قوام کی ریاکاریوں کو بے نقاب کرنے کے لئے کسی اور سے زیادہ کام کیا ہے اور پھر بھی لگتا ہے کہ آپ گول میز کانفرنسوں پر اعتماد کر رہے ہیں۔ اس تضاد کی وضاحت کریں گے؟ جب یہ سوال پیش کیا گیا تو، شاعر پلک جھپک کر اچانک اپنے ہم دم دیرینہ حقہ کی طرف مرکوز ہو گیا۔

س۔ آپ قومیت کے مخالف کیوں ہیں؟

ج۔ ”میں اسے اسلام کے اعلیٰ اصولوں کے خلاف سمجھتا ہوں۔ اسلام محض مسلک نہیں ہے۔ یہ ایک معاشرتی ضابطہ ہے۔ اس نے رنگ میں تفریق کا مسئلہ حل کیا ہے۔ یہ لوگوں کے ذہنوں کو ایک ہی سانچے میں ڈھالنا چاہتا ہے۔ اس نے حقیقت میں بنی نوع انسان میں اتحاد اور روحانی یگانگت کا تصور پیش کیا تھا۔ قومیت کو جیسا موجودہ وقت میں سمجھا گیا اور اس کو عملی جامہ پہنایا گیا وہ اس اسلامی تصور کی راہ میں رکاوٹ ہے اور یہی قومیت کے خلاف میری دلیل ہے۔“

س۔ عرب ممالک کے وفاق کا کیا امکان ہے؟

ج۔ ”میں عرب ریاستوں کے وفاق پر یقین رکھتا ہوں، حالانکہ اس راہ میں کچھ بہت بڑی مشکلات ہیں۔ مجھے عربی زبان پر بہت اعتماد ہے جو میری رائے میں واحد مشرقی زبان ہے جس کا مستقبل زندگی سے بھرپور ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ عربی اقوام میں ان کے عقیدے کے بعد یہی سب سے بڑی یگانگت ہے۔ تاہم حجاز کی موجودہ صورتحال بہت اطمینان بخش نہیں ہے۔ عرب وفاق کے مستقبل کی پیش گوئی کرنا میرے لئے مشکل ہے۔

اگر مسلم ممالک اسلام کے نظریات پر قائم رہتے ہیں تو امکان ہے کہ وہ انسانیت کی سب سے زیادہ خدمت کریں گے۔ میری رائے میں موجودہ تمام نظاموں میں اسلام ہی سب سے مثبت نظام ہے، بشرطیکہ مسلمان خود اس پر عمل پیرا ہوں اور تمام معاملات پر جدید نظریات کی روشنی میں دوبارہ غور کریں۔ میری رائے میں

Presented by
https://murasla.pk

غالباً ہندوستانی مسلمان اسلام کے مستقبل میں بہت اہم کردار ادا کرے گا۔ جدید اسلام نوجوان نسل پر زیادہ انحصار کرتا ہے جس نے اسلام کی بنیادی اساس کے ساتھ مزید تعلیم حاصل کی ہے۔

علمائے کرام، جن کے پاس ماضی کا علم ہے، اگر وہ مسائل کے ادراک کی حقیقی معنوں میں کوششیں کریں اور سیاسی و معاشی مسائل کا حل پیش کریں جس کا آج اسلام کو سامنا ہے تو یہ اسلام کی تعمیر نو کیلئے بے حد فائدہ مند ہو گا۔ میں نے اپنا عاجزانہ حصہ ڈالا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں مزید لکھوں گا۔ میں نے اسلام کے مذہبی فلسفے کو جدید علوم کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ نظامِ فقہ پر ایسا ہی کام کرنے کا وقت ملے گا جو آج کے دور میں اس کے خالص الٰہیاتی زاویوں سے زیادہ اہم ہے۔ تاہم میں نے اس کے فلسفیانہ پہلو سے آغاز کیا ہے۔ یہ درحقیقت اسلام کی تشکیلِ جدید کے کام کا آغاز ہے۔

میں فقہ پر توجہ مرکوز کر رہا ہوں جسے علمائے کرام نے کئی صدیوں سے نظر انداز کیا ہے۔ اب قرآن کو ایک ایسی کتاب کے طور پر پڑھنا چاہئے جو اقوام یا لوگوں کی پیدائش، ارتقا اور موت پر روشنی ڈالتی ہے۔ منکشف ادب کی تاریخ میں، قرآن غالباً پہلی ایسی کتاب ہے، جس میں افراد کی انفرادی حیات کو مخاطب کر کے بات کی گئی ہے۔ قرآن لوگوں کو بعض مخصوص قوانین کا پابند بناتا ہے، ان میں قرآن نے دوسرے پہلوؤں کے مقابلے میں اخلاقی ضوابط پر زیادہ زور دیا ہے۔

س... کیا گول میز کانفرنس کے اختتام پر آپ ہندوستان واپس جاتے ہوئے کسی اسلامی ملک کا دورہ کرنے جا رہے ہیں؟

ج۔ شاعر نے کہا کہ "ان کی خواہش ہے کہ تمام یا جتنے زیادہ سے زیادہ ممکن ہوں اسلامی ممالک کا دورہ کریں۔ لیکن وسائل کی کمی انہیں ان میں سے بہت سی جگہوں پر جانے کی اجازت نہیں دیتی۔ تاہم وہ انگلینڈ سے واپسی کے دوران مصر کا دورہ کریں گے۔ وہ تمام اسلامی ممالک کا دورہ کر کے اور وہاں کے حالات کا مشاہدہ کر کے جدید اسلامی دنیا کے موضوع پر کتاب لکھنا چاہتے ہیں۔ تاہم اس کا انحصار دستیاب وسائل پر ہے اور اس مرحلہ پر وہ اس بارے میں تیقن سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔"

9 اکتوبر 1931ء کو روزنامہ انقلاب میں شائع ہونے والا ترجمہ

Presented by
https://murasla.pk

روزنامہ انقلاب / 19 اکتوبر 1931ء

بشکریہ جناب امجد سلیم علوی

اتحاد عالم اسلام اور تنظیم قوائے ملیہ

شہنشاہیت لعنت ہے۔ اسلام جمہوریت اور تعمیری اشتراکیت کا پہلا علمبردار ہے

حضرت علامہ اقبال مدظلہ کے ارشادات

علامہ مشرق سر محمد اقبال نے گول میز کانفرنس میں جاتے ہوئے بمبئی میں اخبار کرانیکل کے نمائندے سے دوران ملاقات میں جو گرانقدر خیالات و افکار عالیہ بیان فرمائے ہیں مسلمانان ہند کے لئے درس حیات ہیں۔ اور مخالفین کے بے بنیاد الزامات کی تردید ہیں۔ ان سے آپ کے سیاسی اور اسلامی مسلک کا پورا پورا اندازہ ہو جاتا ہے۔ آپ کے اس بیان کو یہاں بجنسہٖ شائع کیا جاتا ہے۔

علامہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا کے کسی فرقہ یا قوم کے ساتھ تعصب نہیں ہے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ اسلام اپنی سابقہ سلطنت پھر اختیار کرلے میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی جملہ اقوام یکجہتی کی زندگی بسر کریں۔ اور امن و امان کے ساتھ ایک جگہ دوش بدوش رہیں۔ اور یہ چیز ناممکن نہیں ہے۔ اقوام ہند اپنی انفرادیت اور تمدن کو اپنی جگہ قائم رکھ کر بھی اس مقصد کو حاصل کر سکتی ہیں۔"

علامہ اقبال نے موجودہ سیاسی معاملات پر اپنی رائے اس وقت ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن اس کے علاوہ آپ نے اور اہم معاملات پر قابل قدر خیالات اور نکات کا حل پیش کیا۔ ان معاملات و مسائل کے گہرے مطالعہ کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ اس لئے تصور کیا جاسکتا ہے۔ کہ ان خیالات کے پیچھے دنیا کے ایک زبردست مفکر فلسفی کے کتنے گہرے مطالعہ کے نتائج پوشیدہ ہیں۔

آپ سے پان اسلام ازم "عالمگیر اتحاد بین المسلمین" کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔

"**پان اسلام ازم**" کی اصطلاح دو معنی میں استعمال ہوتی ہے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ لفظ کسی فرانسیسی جریدہ نگار نے تصنیف کیا تھا اور اس کے پیچھے جو معنی اس نے پہنانے کی کوشش کی تھی وہ سوائے اس کے ذہن کے اور کہیں وجود نہ رکھتے تھے خیال ہے کہ غالباً یہ فرانسیسی اخبار نویس کسی ایسے خوف کو مجسم کرکے لوگوں کو سہمانا چاہتا تھا جو دنیائے اسلام میں موجود تھا اور جس کی وجہ سے دنیا کا امن و امان خطرہ میں ہے۔ یہ بالکل اسی طرح کھڑا کیا گیا تھا جیسے "سرخ خطرہ" "زرد خطرہ" وغیرہ اس لفظ اور اس کے معنے دکھانا یہ مقصود تھا کہ دنیائے اسلام کا اتحاد دنیا کے امن کے لئے ایک زبردست خطرہ ہے۔ چنانچہ جب اسلامی ممالک میں ان ملوکیت پرست سلطنتوں نے زبردست مظالم کئے تو ان کی "ضرورت" پر پان اسلام ازم کے ہوّے کا پردہ ڈال دیا گیا۔ اور یہ چیز ایک مستقل آلہ کار بن گئی۔ یورپ کی استبدادیت کی تبلیغ اور اسلامی ممالک کے کچلنے کے لئے۔"

"اس کے بعد اس لفظ سے اسلامی ممالک کی ایک خفیہ سیاسی سازش مراد لی جانے لگی۔ جس کا مرکز قسطنطنیہ تسلیم کیا جانے لگا۔ اس سے یہ مطلب بھی سمجھا گیا کہ تمام عالم اسلام ایک یونین قائم کرکے ساری دنیا میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کے مشہور مستشرق ڈاکٹر براؤن نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ قسطنطنیہ یا اور کسی مقام پر "پان اسلام ازم" کا کبھی وجود نہ ہوا اور نہ یہ کوئی خطرہ کی چیز ہے۔ اتحاد اسلام ہمیشہ سے قائم رہا ہے۔ بلکہ مذہب کا کوئی جزو ہے۔ کوئی نئی سیاسی ڈپلومیسی یا خطرناک تحریک نہیں ہے۔ جیسے روس وغیرہ کی سرخ انقلاب کی تحریک وغیرہ

مدافعت کا ایک آلہ

پان اسلام ازم کا ایک پہلو اور ہے۔ جس کے معنی کچھ نہ کچھ ضرور مراد لئے جاتے ہیں اور جسے مسلمان بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ وہ معنی ہیں جو جمال الدین افغانی (یا مہدی سوڈانی) وغیرہ نے لئے اور اس کی تبلیغ کی۔ مجھے علم نہیں کہ اس بزرگ نے "پان اسلام ازم" کا اصطلاحی اور مروجہ لفظ یا معنی استعمال کئے یا مراد لئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے تعلیم ضرور دی تھی کہ یورپ کی استبدادیت ملوکیت اور مظالم کے سدباب کے لئے یا مدافعت کے لئے افغانستان ایران اور ترکی کو متحد و متفق ہو جانا چاہئے۔ تاکہ وہ یورپ کی جوع الارض کی متحدہ مدافعت کر سکیں۔ یہ ایک بالکل بے ضرر تحریک تھی اور میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ جمال الدین افغانی بالکل راہ راست پر تھے۔

اس لفظ کے استعمال کرنے کے اور پہلو بھی ہیں۔ ایک وہ پہلو بھی

Presented by
https://murasla.pk

ہے جس میں قرآن کا نص صریح موجود ہے" اور اسلامی تعلیم بالکل صاف ہے۔ قرآن میں جس پان اسلام ازم کا ذکر ہے۔ وہ کوئی سیاسی تجویز نہیں ہے۔ بلکہ ایک معاشری و عمرانی تجربہ ہے۔ جو عالم اسلام کی وابستگی و پیوستگی کے لئے معین کیا گیا تھا۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے قوم اور نسل و رنگ کے امتیازات کم از کم عالم اسلام میں تو اڑا دیئے۔ حقیقت نفس الامری یہ ہے۔ کہ اسلام ایک ایسا نقطۂ نگاہ ہے جس نے تمام رنگ و نسل کے تعصبوں کو حل کر دیا ہے۔ "مسئلہ یوں" اس وقت یورپ کے تمدن کا مابہ الامتیاز مسئلہ ہے۔ اور باوجود فلسفہ اور سائنس کی ترقیات کے جدید یورپ اس مسئلہ کا ابھی تک کوئی حل نہیں کر سکا۔ پان اسلام ازم کا یہی مسئلہ ہے۔ جسے رسول کریم صلعم نے تعلیم کیا اور جو ہمیشہ سے قائم ہے۔ اور عالم اسلام اس تعلیم کو قیامت تک قائم رکھے گا۔

اسلام یا "اتحاد انسانیت"

اگر مندرجہ بالا معنی پر غور کیا جائے۔ تو "پان اسلام ازم" کلیتاً "ہیومن ازم" یا "اتحاد انسانیت" ہے۔ تمام دنیا کے لئے ایک پیام امن و مرکز خیال و عمل ہے۔ اس معنی میں ہر مسلمان پان اسلام ازم کا پرستار و کارکن ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ لفظ "پان" (اتحاد) کو حذف کر دینا چاہئے۔ "اسلام" یا "انسانیت" بذات خود اس قدر ہمہ گیر و پر از حقائق لفظ ہے۔ کہ اس میں تمام وہ معنی پنہاں ہیں۔ جو "پان" کے لفظ سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ "اسلام" میں مضمر ہیں۔

ملوکیت اور اشتراکیت

"ملوکیت" (امپیریلزم) اور "اشتراکیت" (بالشویزم) کے متعلق علامہ مشرق نے فرمایا۔ کہ جدید دور فکر یہ اور انسانوں کے ضمیر خود بخود ان دونوں کے مابین بنیادی تبدیلیاں پیدا کر لیں گے۔ آپ نے کہا۔ بالشویزم "اشتمالیت" (سوشلزم) کے معنی میں اب ہر جگہ پہنچ چکی ہے۔ برطانیہ اور روس کے مابین ایک نہ ایک دن آویزش ہو گی۔ اور بہت زبردست کیونکہ دونوں کے سیاسی مسالک و زاویہ ہائے نگاہ میں بعد عظیم ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ہر انصاف پسند ہمدرد انسان اس وقت حق و صداقت کی تائید کرے گا۔

شہنشاہیت خدا سے بغاوت ہے

آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا برطانوی شہنشاہیت خداوندی نعمت ہے۔ جسے شیطانی حکومت کہا جاتا ہے۔ شاعر نے جواب دیا۔ کہ میں ہر شہنشاہیت کو "غیر خداوندی" اور شیطان دوستی تسلیم کرتا ہوں۔ خواہ کوئی سلطنت ہی کیوں نہ ہو۔

آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ آپ کے صاحبزادہ نے ایک دفعہ سر فرانسس ینگ ہسبنڈ کو ایک خط میں لکھا تھا۔ کہ اسلام "پان اسلامزم" بالشویزم اور خدا کا مجموعہ

ہے"۔ اس کے جواب میں علامہ نے فرمایا۔ کہ قرآن نے صرف "اشتمالیت" اور ذاتی املاک کے بین بین ایک زبردست معیار مقرر کر دیا ہے جس سے انسانیت ترقی کر سکتی ہے۔ روس نے ذاتی املاک کی اہمیت کو کسی قدر پہنچانا ہے۔ اور اس کا مصرف بھی معلوم کر لیا ہے۔ اسی طرح اس نے تربیت یافتہ کاریگروں کی قدر بھی پہچان لی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ روس نے خدا کے خیال کو بالکل اڑا دیا ہے۔ اور سوسائٹی کے نظام کے لئے اسے غیر ضروری سمجھ رکھا ہے۔ لیکن میرا عقیدہ ہے۔ کہ خالی اور خشک مادہ پرستی کبھی پائیدار نہیں ہو گی۔ اور وہ انسانیت کے قیام اور نظام عالم کے لئے کبھی نقطۂ اجتماع ثابت نہیں ہو سکتی۔

شاعری اور سیاست

آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ آپ کے نقاد یہ کہتے ہیں۔ کہ اقبال بحیثیت شاعر کے اور ہے۔ اور اقبال بحیثیت سیاسی مدبر کے اور ہے نیز یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ شاعر اقبال سیاسی اقبال کے آگے جھک چکا ہے۔ اور اس کا سیاسی مسلک بہت فرقہ دارانہ ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ میرے نقاد جو طبیعت چاہے اعتراض کریں۔ لیکن یہ واقعہ ہے۔ کہ یہ لوگ میری تحریریں کما حقہ نہیں پڑھتے ورنہ ان کو میرے پیغام کے سمجھنے میں اس قدر مغالطہ نہ ہوتا۔ جب میں کالج میں پڑھتا تھا میں بہت زیادہ قوم پرست تھا لیکن اب میرا مطالعہ پختہ ہو گیا ہے افسوس ہے۔ کہ میں نے بعد میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ فارسی میں ہے۔ اور یہاں کے لوگ اسے کم سمجھتے ہیں۔

سلطنتیں

سوال کیا گیا کیا آپ سلطنتوں کے نظام کے جاری رکھنے کی تائید میں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ میں جمہوریت کا پرستار ہوں۔ اور کسی سلطنت یا بادشاہت کا حامی نہیں ہوں۔ میں جمہوریت کا اس لئے حامی ہوں۔ کہ اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔

سوال کیا گیا۔ کہ آپ ملک کے لئے بحیثیت شاعر کے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ یا بحیثیت سیاست دان کے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میرے ادبی زندگی کو بند نہیں کر دیا ہے۔ اور میری سیاست اور ادبیت سب ایک ہی پیغام کی حامل ہے۔ میں انگلستان سے واپس آ کر ایک اور کتاب لکھوں گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں قوم پرستی کو اسلام کے اعلیٰ مطمح نظر کے منافی سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اسلام کوئی عقیدہ پرستی نہیں ہے۔ بلکہ ایک عمرانی اور معاشری زندگی کا نظام ہے۔ یہ دنیا کے لوگوں کے ذہنوں کو ایک مرکز پر لانا چاہتا ہے۔ قوم پرستی اس کام کو نہیں کر سکتی۔

ممالک عربیہ کا اتحاد

آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ اتحاد عربیہ کے قائل ہیں؟ ڈاکٹر

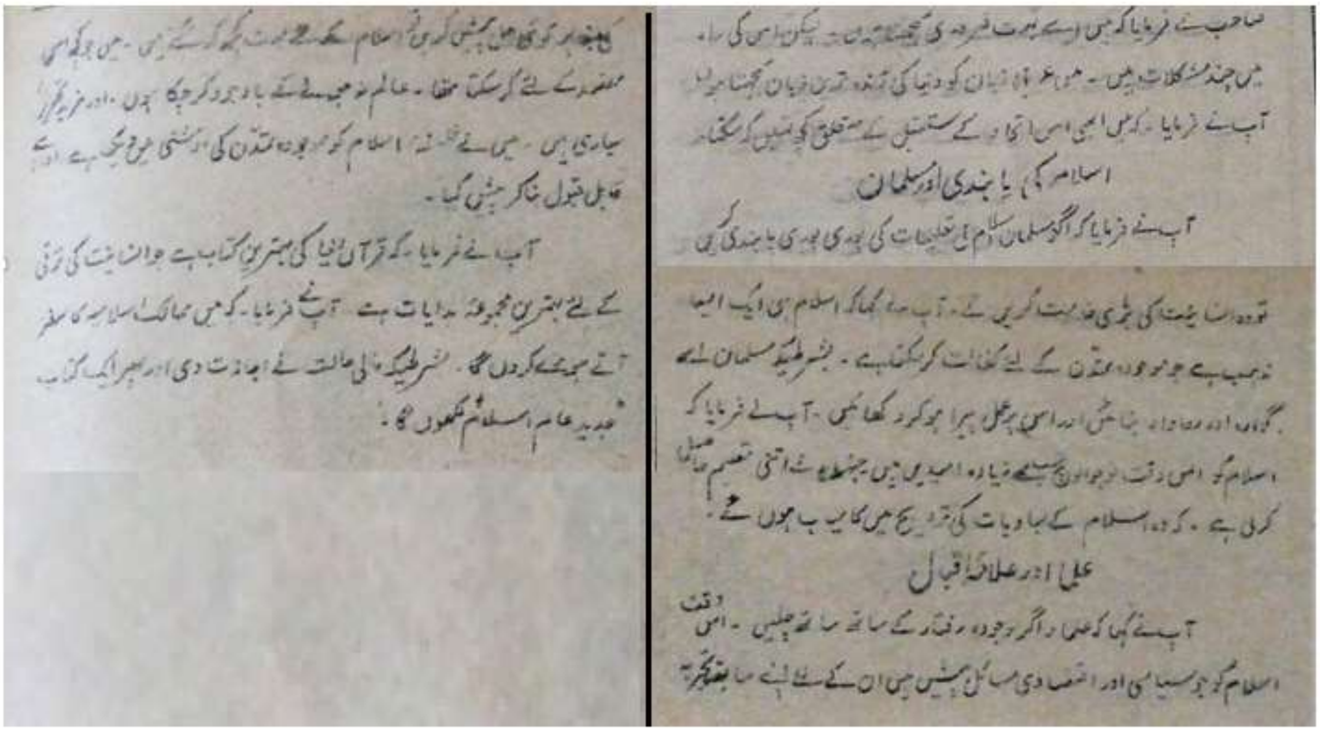

صاحب نے فرمایا کہ میں اسے بہت فریضہ ہی سمجھتا ہوں۔ لیکن اس کی راہ
میں چند مشکلات ہیں۔ میں عربی زبان کو دنیا کی زندہ ترین زبان سمجھتا ہوں۔
آپ نے فرمایا۔ کہ میں ابھی اس اتحاد کے مستقبل کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اسلام کی پابندی اور مسلمان

آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان اسلام کی تعلیمات کی پوری پوری پابندی کریں
تو وہ انسانیت کی بڑی خدمت کریں گے۔ آپ نے کہا کہ اسلام ہی ایک ایسا
مذہب ہے جو موجودہ تمدن کے لئے نجات کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ مسلمان اسے
[illegible] اور [illegible] بنا لیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر دکھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ
اسلام کو اس وقت نوجوانوں سے زیادہ امیدیں ہیں جنہوں نے اتنی تعلیم حاصل
کرلی ہے۔ کہ وہ اسلام کے بنیادیات کی ترویج میں کامیاب ہوں گے۔

علی اور علامہ اقبال

آپ نے کہا کہ علی اگر موجودہ رفتار کے ساتھ ساتھ چلیں۔ اس وقت
اسلام کو جو سیاسی اور اقتصادی مسائل درپیش ہیں ان کے لئے اپنے ما بعد تجربہ

یعنی [illegible] پیش کریں تو اسلام کے [illegible] ہیں۔ میں جو کچھ بھی
مقصد کے لئے کر سکتا تھا۔ عالم [illegible] کے بارے میں [illegible] کر چکا ہوں۔ اور مزید [illegible]
جا رہا ہوں۔ میں نے [illegible] اسلام کو موجودہ تمدن کی روشنی میں [illegible] ہے اور
قابل قبول بنا کر پیش کیا۔

آپ نے فرمایا۔ کہ قرآن دنیا کی بہترین کتاب ہے جو انسانیت کی ترقی
کے لئے بہترین مجموعہ ہدایات ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں ممالک اسلامیہ کا سفر
آئندہ [illegible] کروں گا۔ بشرطیکہ مالی حالت نے اجازت دی اور پھر ایک کتاب
"جدید عالم اسلام" لکھوں گا۔

Allama Iqbal's Interview with the Bombay Chronicle

On Sept 12, 1931 in Bombay

Allama Iqbal: London, 1931

Presented by
https://murasla.pk

1. Iqbal and Non-Muslims

"I have no prejudice against any community or nation in the world. All I want is to see Islam return to its pristine simplicity. I wish to see Indians living in peace and I am convinced that such a thing is possible even while every community retains its culture and individuality."

2. Pan-Islamism

Q. What is your conception of Pan-Islamism?

A. The term Pan-Islamism has been used in two senses. As far as I know, it was coined by a French journalist and in the sense in which he used the term, Pan-Islamism existed nowhere except in his own imagination. I think the French journalist meant to give shape to a danger which he fancied was existing in the world of Islam. The phrase was invented after the fashion of the expression "Yellow Peril," in order to justify European aggression in Islamic countries.

Later on, I think the expression Pan-Islamism was taken to mean a kind of intrigue, the center of which was in Constantinople. The Muslims of the world were understood to be planning a kind of Union of all the Muslim States against the European States. The late Professor Brown of the Cambridge University has, I think, conclusively proved that Pan-Islamism in that sense never existed in Constantinople or anywhere else.

There is, however, a sense in which Jamaluddin Afghani used it. I do not know if he used the same expression, but he actually advised Afghanistan, Persia and Turkey to unite against the aggression of Europe. This was purely a defensive measure, and I personally think that Jamaluddin was perfectly right in his view.

But there is another sense in which the word should be used and it does contain the teaching of the Quran. In that sense it is not a political project but a social experiment. Islam does not recognize caste or race or color. In fact Islam is the only outlook on life which has really solved the color question, at least in the Muslim world, a question which modern European civilization with all its achievements in science and philosophy, has not been able to solve. Pan-Islamism, thus interpreted, was taught by the Prophet and will live forever. In this sense Pan-Islamism is only Pan-Humanism. In this sense every Muslim is a Pan-Islamist and ought to be so. Indeed the word Pan ought to be dropped from the phrase Pan-Islamism, for Islamism is an expression which completely covers the meaning I have mentioned above.

Presented by
https://murasla.pk

3. Imperialism

Q. Do you consider British Imperialism to be Godly?

A. All states engaged in exploitation are un-Godly.

4. Bolshevism

Q. Do you subscribe to the view once expressed by you in a letter to Sir Francis Younghusband that "Islam is Bolshevism plus God"?

A. Islam is a socialistic religion. The Quran teaches a kind of *via media* between absolute Socialism and private property. Russia has recognized the promotion of skilled labour.

Personally, I think that modern conscience will bring about fundamental changes in what you call Imperialism and Bolshevism. The days of territorial empires are over and Bolshevism, in the sense of absolute socialism, is already being modified. Russia and Britain may come to blows, because of the fundamental difference in their economic outlook; in which case it is obvious that the sympathies of all right-thinking men would be on the side of justice.

A few more questions on the point elicited the information that the poet held radical views on the subject which vitally differed from the present conception of private property as preached and practiced by the Muslims. He was very clear and emphatic on one point and it was that Quranic teaching was opposed to holding of land as private property.

"As far as I have been able to see from the papers the Russians are reported to have rejected the idea of God as a basis of human society. Even if this state does exist in Russia today, I doubt whether it will continue to exist. Materialism pure and simple cannot serve as basis for human society; and the Russians as far as I know are really a religious people."

5. Criticism of Iqbal as a Politician

The representative asked the poet what reply he had to give to those of his honest and well-meaning critics who felt embarrassed at his present attitude, as it was not in keeping with the teachings of his poetry. The poet was further told that some people believed that Iqbal the poet had been superseded by Iqbal the politician.

He replied: "It is for my critics to judge me. But they ought to do so from my writings, which I am afraid few of them care to read or understand. But there is no doubt that my ideas about Nationalism have undergone a definite change. In my college days I was a

zealous Nationalist which I am not now. The change is due to mature thinking. It is unfortunate that my later writings are all in Persian which is little understood in this country."

Q. Are you for the continuance of the Princely order?

A. I am not for the continuance of the Princely order. But I am neither at heart a believer in Democracy. I tolerate Democracy because there is no other substitute.

Q. Don't you think that you would have been more useful to the country as a poet than a politician?

A. The poet replied that he had not ceased taking interest in literary pursuits. In fact that was his main occupation even now. He referred to his latest publication *Reconstruction of Religious Thought in Islam* and said that on his return from England he intended to write more on allied subjects.

Q. You have done more than anyone else to expose the sham of Conferences and the League of Nations and yet you seem to be pinning your faith on the Round Table Conferences. Will kindly explain the paradox? When this question was put, the poet blinked and abruptly turned to his constant companion – the *Hookah.*

Q. Why are you opposed to Nationalism?

A. I consider it against the higher ideal of Islam. Islam is not a creed. It is a social code. It has solved the color problem. It wants to turn the minds of people into a single channel. It originally conceived the unity and the spiritual resemblance among the members of human race. Nationalism as at present understood and practiced comes in the way of the realization of that ideal and that is my argument against Nationalism.

Q. What is the possibility of a Federation of the Arabian countries?

A. I believe in the Federation of Arabian States, though there are some very great difficulties in the way. I have great faith in the Arabic language which in my opinion is the only Eastern language which has a future before it as a living language. I look upon it as a great bond of union among the Arabian nations next to their faith. The present condition of Hejaz is not, however, very satisfactory. It is difficult for me to forecast the future of Arabian Federation.

If the Muslim countries keep true to the ideals of Islam they are likely to do the greatest service to humanity. Islam, in my opinion, is the only positive system that the world possesses today provided the Muslims apply themselves to it and rethink the whole thing in the light of modern ideas. The Indian Muslim in my opinion is likely to play a

Presented by
https://murasla.pk

very important role in the future of Islam. New Islam relies more on the younger generation which has received more education with necessary grounding in Islam.

The *Ulama*, if they properly apply themselves to understand the real meaning of problems, political and economic, which confront Islam today, with their knowledge of the past would be of immense use in the future reconstruction of Islam. I have myself made my humble contribution and I hope to write more. I have tried to see the religious philosophy of Islam in the light of modern knowledge and I hope I shall find time to do the same thing with the system of *fiqh* which in my opinion is much more important today than the purely theological aspect of it. I have however begun with the philosophical aspect of it. It was, as a matter of fact, necessary as a prelude to the work of reconstruction.

I am concentrating on *fiqh* which the *Ulama* have neglected for several centuries. The Quran must now be read as a book which throws light on the birth, growth and death of nations or rather peoples. In the history of revealed literature, the Quran is probably the first book which spoke of people as living organisms. The Quran conceives people as obeying certain definite laws, of which the moral aspect the Quran has emphasized more than the other aspects.

Q. Are you going to visit any Islamic country on your way back to India after finishing the work of the Round Table Conference?

A. The poet said that his desire was to visit all or at least as many of the Islamic countries as possible. But paucity of funds would not allow him to visit many of them. He would however visit Egypt while returning from England. He wanted to visit all Islamic countries with view to study conditions prevailing in those countries at present and he wanted to write a book on *The Modern World of Islam*. But it again depended on the funds that would be available and he could say nothing with any amount of certainty at this stage.

English text:

Source: http://www.koranselskab.dk/profiler/iqbal/interview.htm

Presented by
https://murasla.pk